آبائی شہر سے دوسرے شہر شفٹ ہو گئے، تو نماز میں قصر کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-11922 تاریخ:18-12-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کی پیدائش راولپنڈی کی ہے، پنڈی سے ترکِ سکونت کی نیت کرتے ہوئے زید بیوی بچوں سمیت مستقل طور پر کراچی منتقل ہو چکا ہے۔ اب یہاں کراچی سے کسی اور جگہ جانے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں۔ البتہ زید کی زمینیں اور اس کے کچھ رشتہ دار ابھی بھی راولپنڈی میں ہی مقیم ہیں۔

مفتی صاحب آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ بیان کردہ صورت میں زید جب کراچی سے راولپنڈی اپنے رشتہ داروں سے ملنے جاتا ہے، جبکہ زید کا وہاں قیام پندرہ دن سے کم کا ہوتا ہے، تو کیا اس صورت میں زید راولپنڈی میں نماز قصر پڑھے گا یا پھر پوری نماز ادا کرے گا؟ رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں زید راولپنڈی میں قصر نماز ادا کرے گا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق وطنِ اصلی اپنی مثل دوسرے وطنِ اصلی سے باطل ہو جاتا ہے، اب جبکہ صورتِ مسئولہ میں زید راولپنڈی کی سکونت ترک کر کے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مستقل طور پر کراچی شفٹ ہو چکا ہے، تو اب راولپنڈی زید کے لیے وطنِ اصلی نہ رہا۔ لہذا **صورتِ مسئولہ میں زید راولپنڈی میں پندرہ دن سے کم قیام کی صورت میں شرعاً مسافر ہو گا اور قصر نماز ادا کرے گا۔**

چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: "فالوطن الأصلي ينتقض بمثله لا غير وهو: **أن يتوطن الإنسان في بلدة أخرى وينقل الأهل إليها من بلدته فيخرج الأول من أن يكون وطناً أصلياً، حتى لو دخل فيه مسافرا لا تصير صلاته أربعاً**" یعنی وطنِ اصلی فقط اپنی مثل وطنِ اصلی ہی سے باطل ہوتا ہے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کسی دوسرے شہر کو اپنا وطن بنالے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے وطنِ اصلی سے اس دوسرے شہر کی طرف منتقل ہو جائے، تو اس صورت میں وہ پہلا شہر وطنِ اصلی ہونے سے نکل جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ شخص سفر کرتے ہوئے اپنے اس پہلے شہر میں داخل ہو گا، تو نماز چار رکعت کی نہیں ہو گی (یعنی قصر کرے گا۔)
(بدائع الصنائع، کتاب الصلوٰۃ، ج 01، ص 339، دار الحدیث، قاھرہ)

نیز فتاوی شامی میں منقول ہے: "قال في النهر: ولو نقل أهله ومتاعه وله دور في البلد لا تبقى وطنا له، وقيل تبقى، كذا في المحيط وغيره" ترجمہ: صاحبِ نہر نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے اہل و سامان کو اس پہلی جگہ سے منتقل کر لے، لیکن اس شہر میں اس کا گھر موجود ہو، تو اس صورت میں وہ پہلا شہر اس شخص کے لیے وطنِ اصلی نہ رہے گا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شہر بھی وطنِ اصلی رہے گا، جیسا کہ محیط وغیرہ میں مذکور ہے۔"
(رد المحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 739، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جد الممتار میں نقل فرماتے ہیں: "قوله: (لو نقل اهله و متاعه وله دور في البلد لا تبقى وطناً له و قيل تبقى) واليه اشار محمد في الكتاب كذا في الزاهدي، هنديه، **اقول يظهر للعبد الضعيف ان نقل الاهل والمتاع يكون على وجهين احدهما ان ينقل على عزم ترك التوطن هاهنا، والآخر: لا على ذلك، فعلى الاول لا يبقى الوطن وطنا وان بقي له فيه دور وعقار**، وعلى الثاني يبقى" یعنی مصنف علیہ الرحمۃ کا قول (اگر کوئی شخص اپنے اہل و سامان کو منتقل کر دے اور اس شہر میں اس کا گھر ہو، وہ شہر اس کے حق میں وطن اصلی نہ رہے گا اور کہا گیا وطن اصلی رہے گا) اسی طرف امام محمد علیہ الرحمۃ نے کتاب میں اشارہ کیا، اسی طرح زاہدی میں ہے "ہندیہ"۔ **میں کہتا ہوں بندہ ناچیز پر آشکار ہوا کہ اہل اور سامان کو نقل کرنا دو صورتوں پر ہے، ایک تو یہ کہ اس شہر سے رہائش ختم کرنے کے ارادہ**

سے **اہل وسامان نقل کیاجائے**،دوسری صورت یہ کہ رہائش ختم کرنے کاارادہ نہ ہو، **پس پہلی صورت میں وہ شہر وطن اصلی نہ رہے گا، اگرچہ وہاں گھر اور جائیدادہو**، اور دوسری صورت میں وطن اصلی رہے گا۔

(جدالممتار، کتاب الصلاۃ، ج03، ص572، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ "ایک شخص نے اپنے آبائی گاؤں سے ایک ہزار میل دور ملازمت اختیار کی اور مع اہل وعیال سکونت پذیر ہوگیا۔ جب کسی کام سے آبائی گاؤں جاتا ہے، اگر وہاں پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت کرے، تو آیانماز قصرپڑھے گایاپوری؟" آپ علیہ الرحمۃ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "**جب گاؤں سے سکونت ترک کرکے دوسری جگہ سکونت اختیار کرلی اور مع اہل وعیال کے یہاں رہنے لگا، تواس جگہ مقیم ہوگیا۔ گاؤں میں مکان اور رشتے داروں کے ہونے سے یہ وہاں کاباشندہ شمارنہ ہوگا۔** لہٰذا جب پندرہ دن کے رہنے کے ارادے سے گاؤں جائے گا، تو نماز پوری پڑھے گا۔ اس سے **کم رہنے کے ارادہ سے جائے گا، تو قصرپڑھے گا**۔ آتے جاتے راستے میں بہرحال قصرپڑھے گا۔" (ملخصاًازوقارالفتاوی، ج02، ص141، بزم وقارالدین، کراچی)

فتاوی خلیلیہ میں ہے: "اگر مختلف مقامات پر مکانات ہیں یازمین ہیں یااس کاکاروبار ہے، تو **وطنِ اصلی وہ جگہ مانی جائے گی جہاں اس کے اہل وعیال رہتے ہوں۔ دوسرے مقامات پر اگرپندرہ روزاقامت کی نیت سے جائے گا، نماز پوری پڑھے گا کہ اب وہ اس کاوطنِ اقامت ہے، ورنہ قصرہی کرے گا۔ لان المعتبر فی کونہ وطناًاصلیاً الاھلی**" (فتاوی خلیلیہ، ج01، ص262، ضیاءالقران)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابومحمدعلی اصغرعطاری مدنی

13جمادی الاولی1443ھ/18دسمبر2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے